سورہ نمبر
(۵)

سُورَۃُ الْمَائِدَۃِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ الْمَائِدَة

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ مائدہ مدنی ہے - اس میں ۱۲۰ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو ف۳ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ

مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو ف۴ لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو ف۵ بیشک اللہ حکم فرماتا ہے

مَا يُرِيْدُ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ

جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان ف۶ اور نہ ادب والے

الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

مہینے ف۷ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ ف۸ جنکے گلے میں علامتیں آویزاں ف۹ اور نہ انکا مال و آبرو جو عزت والے

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا

گھر کا قصد کرکے آئیں ف۱۰ اپنے رب کا فضل اور اسکی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

ف۱۱ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر

اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى

نہ ابھارے ف۱۲ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ف۱۳

ف۲ سورۂ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے کہ یہ آیت روزِ عرفہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اسکو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونسٹھ حرف ہیں ف۳ عقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اے مؤمنین اہل کتاب میں نے کتب متقدمہ میں سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لیے ہیں وہ پورے کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مؤمنین کو ہے انھیں عقود کے وفا کرنیکا حکم دیا گیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لیے گئے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مؤمنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں ف۴ یعنی جن کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی انکے سوا تمام چوپائے تمہارے لیے حلال کیے گئے ف۵ مسئلہ کہ خشکی کا شکار حالت احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورہ کے آخر میں آئے گا ف۶ اسکے دین کے معالم معنیٰ یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو ف۷ ماہ ہائے حج جنمیں قتال زمانہ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا ف۸ وہ قربانیاں ف۹ عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے اشجار کی چھالوں وغیرہ سے گلوبند بنکر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعرض نہ کریں۔

ف۱۰ حج و عمرہ کرنے کے لیے شانِ نزول شریح بن ہند ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلق خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤں گا اور انھیں بھی لاؤں گا یہ کہکر چلا گیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دیدی تھی کہ قبیلہ ربیعہ کا ایک شخص آنیوالا ہے جو شیطانی زبان بولے گا اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لیکر آیا اور غادر و بدعہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا یہ اسلام لانے والا نہیں چنانچہ اس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش قربانیاں لیکر بارادہ حج نکلا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کیساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے شریح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے واپس لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اس سے تعرض نہ چاہیے۔

ف۱۱ یہ بیان اباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار مباح ہو جاتا ہے ف۱۲ یعنی اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو روز حدیبیہ عمرہ سے روکا ان کے اس معاندانہ فعل کا تم انتقام نہ لو ف۱۳ بعض مفسرین نے فرمایا جسکا حکم دیا گیا اسکا بجالانا بر اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ اور جسکا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا اثم (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا عدوان (زیادتی) کہلاتا ہے۔

الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾
اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے
حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ
تم پر حرام ہے ف۱ مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے
لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ
ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا
وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ ۫ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ
اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور
تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْیَوْمَ یَىٕسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی
مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
آس ٹوٹ گئی ف۲ تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لیے تمہارا
دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ
دین کامل کر دیا ف۳ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ف۴ اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا ف۵
فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے ف۶ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
رَّحِیْمٌ ﴿۳﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ
اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لیے کیا حلال ہوا تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں ف۷
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫
ف۸ اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے ف۹ انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں
فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ ۪ وَاتَّقُوا
سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لیے رہنے دیں ف۱۰ اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾ اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ
رہو بیشک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا ف۱۱

منزل ۲

ف۱ آیت اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ میں جو استثنا ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اُس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے ایک مُردار یعنی جس جانور کیلئے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مر جائے دوسرے بہنے والا خون تیسرے سور کا گوشت اور اُس کے تمام اجزا چوتھے وہ جانور جسکے ذبح کیوقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے عقیقے کا بکرا ولیمہ کا جانور یا وہ جانور جنسے اولیا کی ارواح کو ثواب پہونچانا منظور ہو اُنکو غیر وقت ذبح میں اولیا کے ناموں کیساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح اُنکا فقط اللہ کے نام پر ہو اُس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال و طیب ہیں اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جسکو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جو لوگ ذبح کی قید نہیں لگاتے وہ آیت کے معنی میں غلطی کرتے ہیں اور اُنکا قول تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف ہے اور خود آیت اُنکے معنی کو بننے نہیں دیتی کیونکہ مَا اُهِلَّ بِهٖ کو اگر وقت ذبح کیساتھ مقید نہ کریں تو اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ کا استثنا اُسکو لاحق ہوگا اور وہ جانور جو غیر وقت ذبح میں غیر خدا کے نام سے موسوم رہا ہو وہ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ سے حلال ہوگا غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں پانچواں گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور چھٹے وہ جانور جو لاٹھی پتھر ڈھیلے گولی چھرے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو ساتویں جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں آٹھویں وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اسکے صدمے سے مر گیا ہو نویں وہ جسے کسی درندے نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اُسکے زخم کی تکلیف سے مر گیا ہو لیکن اگر یہ جانور مر نہ گئے ہوں اور بعد ایسے واقعات کے زندہ بچ رہے ہوں پھر تم اُنھیں باقاعدہ ذبح کر لو تو وہ حلال ہیں دسویں وہ جو کسی تھان پر عبادۃً ذبح کیا گیا ہو جیسے کہ اہل جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کیے تھے جنکی وہ عبادت کرتے اور اُنکے لیے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے اُنکی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے گیارہویں حصہ اور حکم معلوم کرنیکے لیے پانسہ ڈالنا زمانہ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اُسکے مطابق عمل کرتے اور اُسکو حکم الٰہی جانتے ان سب کی ممانعت فرمائی گئی ف۲ یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعد عصر نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ کفار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہو گئے ف۳ اور امور تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیے اسی لیے اس آیت کے نزول کے بعد بیان حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جسکا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کیساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دی ایک قول یہ ہے کہ دین کا اکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا شانِ نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اُس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپکی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روز نزول کو عید مناتے فرمایا کون آیت اُس نے یہی آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ پڑھی آپ نے فرمایا میں اُس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اُس کے مقام نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا آپکی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لیے وہ دن عید ہے ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اُس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اُسکی یادگار قائم کرنا اور اُس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے ف۴ مکہ مکرمہ فتح فرما کر ف۵ کہ اسکے سوا کوئی اور دین قبول نہیں ف۶ معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے اُس وقت جان بچانے کے لیے قدر ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے ف۷ جنکی حرمت قرآن و حدیث اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ طیبات وہ چیزیں ہیں جنکو عرب اور سلیم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت پر دلیل نہ ہونا بھی اُس کی حلت کے لیے کافی ہے شانِ نزول یہ آیت عدی بن حاتم اور زید بن مہلہل کے حق میں نازل ہوئی جنکا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعے سے شکار کرتے ہیں تو کیا ہمارے لیے حلال ہے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۸ خواہ وہ درندوں میں سے ہوں مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے باز شاہین وغیرہ کے جب اُنھیں اس طرح سدھا لیا جائے کہ جو شکار کریں اُس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری اُنکو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے واپس آجائیں ایسے شکاری جانوروں کو معلَّم کہتے ہیں ف۹ اور خود اس میں سے نہ کھائیں ف۱۰ آیت سے جو مستفاد ہوتا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اُسکا شکار چند شرطوں سے حلال ہے (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا (۲) اُس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو (۳) شکاری جانور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہونچا ہو تو اُس کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا مثلاً اگر شکاری جانور معلَّم (سکھایا ہوا) نہ ہو یا اُس نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہونچا ہو اور اُسکو ذبح نہ کیا ہو یا معلَّم کیساتھ غیر معلَّم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جسکو چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا گیا ہو یا وہ شکاری جانور مجوسی کافر کا ہو ان سب صورتوں میں وہ

(بقیہ صفحہ ۱۳۸ پر)

(از صفحہ ۱۲۷) - شکار حرام ہے مسئلہ تیر سے شکار کرنیکا بھی یہی حکم ہے اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر تیر مارا اور اُس سے شکار مجروح ہو کر مرگیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اُسکو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھکر ذبح کرے اگر اسپر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اُسکو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اُسکو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے ف۱ یعنی اُنکے ذبیحے مسئلہ مسلم وکتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ۔

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ

تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کیلیے حلال ہے اور پارسا عورتیں

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

مسلمان ف۱ اور پارسا عورتیں اُن میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی

إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي

جب تم اُنھیں اُن کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے ف۲ نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے

أَخْدَانٍ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

ف۳ اور جو مسلمان سے کافر ہو اُس کا کیا دھرا سب اکارت گیا اور وہ آخرت میں

مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٥﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ

زیاں کار ہے ف۴ اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو ف۵

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ

تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ ف۶ اور سروں کا مسح کرو ف۷

وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ

اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ ف۸ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو ف۹ اور اگر

كُنْتُمْ مَرْضٰٓى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَآئِطِ

تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا

أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو

فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ

تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اُس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے

مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم

تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي

احسان مانو اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر ف۱۰ اور وہ عہد جو اُس نے

ع ۱ / ٥ / ٥

منزل ۲

ف۱ نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی کا لحاظ مستحب ہے لیکن صحت نکاح کے لیے شرط نہیں

ف۲ نکاح کرکے

ف۳ ناجائز طریقہ پر مستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے۔

ف۴ کیونکہ ارتداد سے تمام عمل اکارت ہوجاتے ہیں

ف۵ اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ چار ہیں جو آگے بیان کیے جاتے ہیں فائدہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ہر نماز کے لیے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بہت سی نمازیں فرائض ونوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لیے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت وثواب کا موجب ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جبتک حدث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض ونوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا

ف۶ کہنیاں بھی دھونیکے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں

ف۷ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیث مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔

ف۸ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطاء سے مروی ہے وہ بقسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا

ف۹ مسئلہ جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفق وشہوت کیساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتی کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ سے فاعل ومفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں انسے غسل واجب ہوجاتا ہے مسئلہ حیض ونفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے حیض کا مسئلہ سورۂ بقرہ میں گزر گیا اور نفاس کا موجب غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ تیمم کا بیان سورۂ نساء میں گزر چکا

ف۱۰ کہ تمھیں مسلمان کیا۔

وَاثَقَكُمْ بِهٖۤۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا٘ وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ

تم سے لیا ف۱ جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا ف۲ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ

دلوں کی بات جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ

شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ٘ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْاؕ

انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ف۳ اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ اُبھارے کہ انصاف نہ کرو

اِعْدِلُوْا۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى٘ وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ

انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کو تمہارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ

کاموں کی خبر ہے ایمان والے نیکو کاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن کے لیے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۹﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ

بخشش اور بڑا ثواب ہے اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ

وہی دوزخ والے ہیں ف۴ اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر

اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ

یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اُس نے

اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

اُن کے ہاتھ تم پر سے روک دیے ف۵ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ

اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۶ اور ہم نے اُن میں

عَشَرَ نَقِیْبًاؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ

بارہ سردار قائم کیے ف۷ اور اللہ نے فرمایا بیشک میں ف۸ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور

الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ

زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ کو

ف۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے وقت شب عقبہ اور بیعت رضواں میں

ف۲ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہر حال میں۔

ف۳ اس طرح کہ قرابت و عداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے

ف۴ یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ خلود نار سوائے کفار کے اور کسی کیلئے نہیں (خازن)

ف۵ شانِ نزول ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منزل میں قیام فرمایا اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی موقع پاکر آیا اور چھپکر اس نے تلوار لی اور تلوار کھینچکر حضور سے کہنے لگا اے محمد تمہیں مجھ سے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ یہ فرمانا تھا حضرت جبریل نے اُس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار لیکر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا کہنے لگا کوئی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ (تفسیر ابو السعود)

منزل ۲

ع ۲ ۶ ۶

ف۶ کہ اللہ کی عبادت کرینگے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے توریت کے احکام کا اتباع کریں گے۔

ف۷ ہر سبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے۔

ف۸ مدد و نصرت سے۔

قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ

قرض حسن دو ف۱ بے شک میں تمہارے گناہ اتار دونگا اور ضرور تمہیں باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

لے جاؤنگا جن کے نیچے نہریں رواں پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ

سیدھی راہ سے بہکا ف۲ تو ان کی کیسی بدعہدیوں ف۳ پر ہم نے انہیں لعنت کی

جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةًۚ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖۙ وَ

اور انکے دل سخت کردیے اللہ کی باتوں کو ف۴ انکے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں

نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآىٕنَةٍ

اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ف۵ اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع

مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہوتے رہوگے ف۶ سوا تھوڑوں کے ف۷ تو انہیں معاف کردو اور ان سے درگزرو ف۸ بیشک احسان والے

یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا

اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے

مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ۪ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ

ان سے عہد لیا ف۹ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ف۱۰ تو ہم نے انکے آپس میں

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِؕ وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا ف۱۱ اور عنقریب اللہ انہیں بتادے گا

بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

جو کچھ کرتے تھے ف۱۲ اے کتاب والو ف۱۳ بیشک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول

یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَیَعْفُوْا

ف۱۴ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۱۵ اور بہت سی

عَنْ كَثِیْرٍ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ یَّهْدِیْ

معاف فرماتے ہیں ف۱۶ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۱۷ اور روشن کتاب ف۱۸

ف۱ یعنی اُس کی راہ میں خرچ کرو

ف۲ واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ اُنھیں اور اُن کی قوم کو ارض مقدسہ کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ کی طرف لے جائیں میں نے اُسکو تمہارے لیے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں اُنپر جہاد کرو میں تمہاری مدد فرماؤنگا اور اے موسیٰ تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک اُنمیں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سردار منتخب کرکے بنی اسرائیل کو لیکر روانہ ہوئے جوار ریحا کے قریب پہونچے تو اُن نقیبوں کو تجسس احوال کے لیے بھیجا وہاں اُنھوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ اور نہایت قوی و توانا صاحب ہیبت و شوکت ہیں یہ اُن سے ہیبت زدہ ہوکر واپس ہوئے اور آکر اُنھوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ انکو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے۔

ف۳ کہ اُنھوں نے عہد الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنیوالے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا کتاب کے احکام کی مخالفت کی۔

منزل ۲

ف۴ جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئی ہیں ف۵ توریت میں کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں اور انپر ایمان لائیں ف۶ کیونکہ دغا و خیانت و نقض عہد اور رسولوں کے ساتھ بدعہدی اُنکی اور اُنکے آباء کی قدیم عادت ہے ف۷ جو ایمان لائے ف۸ اور جو کچھ اُن سے پہلے سرزد ہوا اُسپر گرفت نہ کرو۔ شانِ نزول بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اُس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنیٰ یہ ہیں کہ اُنکی اس عہد شکنی سے درگزر کیجیے جبتک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں ف۹ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لانے کا ف۱۰ انجیل میں اور اُنھوں نے عہد شکنی کی ف۱۱ قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی فرائض ادا نہ کیے حدود کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے درمیان عداوت ڈالدی ف۱۲ یعنی روز قیامت وہ اپنے کردار کا بدلا پائینگے

ف۱۳ یہود و نصرانیو ف۱۴ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۵ جیسے کہ آیت رجم اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور حضور کا اُسکو بیان فرمانا معجزہ ہے ف۱۶ اور انکا ذکر بھی نہیں کرتے نہ اُنپر مواخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اُسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو ف۱۷ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی ف۱۸ یعنی قرآن شریف۔

بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ
اللہ اُس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور اُنھیں
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾
اندھیریوں سے روشنی کی طرف لیجاتا ہے اپنے حکم سے اور اُنھیں سیدھی راہ دکھاتا ہے
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ
بے شک کافر ہوئے وہ جنھوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے ف۱ تم فرمادو
فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ
پھر اللہ کا کوئی کیا کرسکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کردے مسیح بن مریم
مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
اور اُس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ف۲ اور اللہ ہی کیلیے ہے سلطنت آسمانوں
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
اور زمین اور اُنکے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے
قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَ
اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور
اَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ
اُسکے پیارے ہیں ف۳ تم فرمادو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ف۴ بلکہ تم آدمی ہو
مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ
اُس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾
کیلیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی اور اُسی کی طرف پھرنا ہے
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ
اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۵ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام
مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ
ظاہر فرماتے ہیں بعد اسکے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ف۶ کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانیوالا نہ آیا

ف۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ و ملکانیہ کا یہ مذہب ہے کہ وہ حضرت مسیح کو اللہ بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کر قائل ہیں اور اُنکا اعتقاد باطل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا معاذ اللہ وتعالی اللہ عما یقولون علواً کبیراً اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم کفر دیا اور اُس کے بعد اُنکے مذہب کا فساد بیان فرمایا

ف۲ اُسکا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کرسکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے

ف۳ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب آئے اور اُنھوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے اُنھیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنیسے اُس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمد آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اُن کے اس دعوی کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔

منزل ٢

ف۴ یعنی اس بات کا تو تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہوگے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوی کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے

ف۵ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچسو اُنہتر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اُسکے بعد حضور کے تشریف لانے کی منت کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت کمیر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزام حجت وقطع عذر بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا۔ کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے -

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيرٌ وَّنَذِيرٌ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ وَاِذْ

تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت ہے اور جب

قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ع ٣ ٨

موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو

اِذْ جَعَلَ فِيكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ

کہ تم میں سے پیغمبر کیے ف۱ اور تمہیں بادشاہ کیا ف۲ اور تمہیں وہ دیا جو آج سارے

اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي

جہان میں کسی کو نہ دیا ف۳ اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلٰى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِينَ ﴿٢١﴾

جو اللہ نے تمہارے لیے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ف۴ کہ نقصان پر پلٹو گے

قَالُوا يٰمُوسٰى اِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى

بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہونگے جبتک وہ

يَخْرُجُوا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُونَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ

وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں جائیں دو مرد

مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ

کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے ف۵ اللہ نے انہیں نوازا ف۶ بولے کہ زبردستی دروازے میں ف۷

فَاِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُونَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا اِنْ

ان پر داخل ہو اگر تم دروازے میں داخل ہوگئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے ف۸ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالُوا يٰمُوسٰى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا

تمہیں ایمان ہے بولے ف۹ اے موسیٰ ہم تو وہاں ف۱۰ کبھی نہ جائیں گے

مَّا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا

جبتک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے اور آپکا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں

قٰعِدُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّي لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِي وَاَخِي فَافْرُقْ

بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو تو ہم کو

ف۱ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس کے ذکر کرنیکا حکم دیا کہ وہ برکات و ثمرات کا سبب ہے اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات و ثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے ف۲ یعنی آزاد اور صاحب خشم و حشم اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونیکے بعد اُنکی غلامی سے نجات حاصل کرکے عیش و آرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ ملک کہلایا جاتا ف۳ جیسے کہ دریا میں راہ بنانا دشمن کو غرق کرنا من اور سلویٰ اُتارنا پتھر سے چشمے جاری کرنا ابر کو سائبان بنانا وغیرہ ف۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد انکو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ اس زمین کو مقدس اس لیے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے وہ باعث برکت ہوتا ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھئے جہاں تک آپ کی نظر پہونچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذریت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اس کے گرد و پیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملک شام ف۵ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو اُن نقباء میں سے تھے جنھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبابرہ کا حال دریافت کرنیکے لیے بھیجا تھا۔ ف۶ ہدایت اور وفاء عہد کے ساتھ انھوں نے جبابرہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افشاء نہ کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انھوں نے افشاء کیا تھا۔ ف۷ شہر کے ف۸ کیونکہ اللہ [illegible] وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہوگا تم جبارین کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انھیں دیکھا ہے اُنکے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور اُنھوں نے چاہا کہ اُن پر سنگ باری کریں ف۹ بنی اسرائیل ف۱۰ جبارین کے شہر میں۔

منزل ٢

ف١ اور ہمیں اُنکی صحبت اور قرب سے بچا یا یہ معنی کہ ہمارے اُنکے درمیان فیصلہ فرما ف٢ اُس میں نہ داخل ہو سکیں گے ف٣ وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے نو فرسنگ تھی اور قوم چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لیے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے یہ اُنپر عقوبت تھی سوائے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع و کالب کے کہ اُنپر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اور اُنکی اعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصہ زمین میں چالیس برس آوارہ و حیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے نکل نہ سکنا خوارق عادات میں سے ہے جب بنی اسرائیل نے اس جنگل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کھانے پینے وغیرہ ضروریات اور تکالیف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اُنکو آسمانی غذا من و سلوٰی عطا فرمایا اور لباس خود اُنکے بدن پر پیدا کیا جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہ طور کا عنایت کیا کہ جب رخت سفر اُتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اُس سے بنی اسرائیل کے بارہ اسباط کیلیے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سایہ کرنیکے لیے ایک ابر بھیجا اور تیہ میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب وہیں مر گئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کے اور جن لوگوں نے ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کیا تھا انہیں سے کوئی بھی داخل نہ ہو سکا اور کہا گیا ہے کہ تیہ میں ہی حضرت ہارون و حضرت موسیٰ علیہما السلام کی وفات ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا آپ باقیماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر گئے اور جبارین پر جہاد کیا ف٤ جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرنیوالوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے علماءِ سِیَر و اَخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوّا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح لیودا سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا اقلیما سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اسپر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لیے اسکا طلبگار ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا آپ نے فرمایا تو تم دونوں قربانیاں لاؤ جسکی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے اُس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اسکو کھا لیا کرتی تھی قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کیلیے پیش کی آسمانی

ربع ٤ ع ٨

النصف

منزل ٢

بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ
ان بے حکموں سے جدا رکھ ف١ فرمایا تو وہ زمین اُنپر حرام ہے ف٢

اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ
چالیس برس تک بھٹکتے پھریں زمین میں ف٣ تو تم اُن بے حکموں کا افسوس

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا
نہ کھاؤ اور اُنھیں پڑھکر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر ف٤ جب دونوں نے

قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ
ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا

لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ
قسم ہے میں تجھے قتل کر دونگا ف٥ کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے ف٦ بیشک اگر تو اپنا ہاتھ مجھپر

اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ
بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھپر نہ بڑھاؤنگا کہ تجھے قتل کروں ف٧ میں

اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ وَ
اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالک سارے جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا ف٨ اور تیرا گناہ ف٩

اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ۚ
دونوں تیرے ہی پلہ پڑے تو تو دوزخی ہو جائے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾
تو اُس کے نفس نے اُسے بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا تو اُسے قتل کر دیا تو رہ گیا نقصان میں ف١٠

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ
تو اللہ نے ایک کوا بھیجا زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش

سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا
چھپائے ف١١ بولا ہائے خرابی میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا

الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۚ
کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا تو پچھتاتا رہ گیا ف١٢

آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی اسپر قابیل کے دل میں بہت بغض و حسد پیدا ہوا ف٥ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کیلیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھکو قتل کرونگا ہابیل نے کہا کیوں کہنے لگا اس لیے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا اس میں میری ذلت ہے ف٦ ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے اسمیں میرا کیا دخل ہے ف٧ اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لیے کہ ف٨ یعنی مجھکو قتل کرنے کا ف٩ جو اس سے پہلے تو نے کیا کہ والد کی نافرمانی کی حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا ف١٠ اور متحیر ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے کیونکہ اسوقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا ف١١

(باقی صفحہ ١٣٤ پر)

مردی ہے کہ دو کوّے آپسمیں لڑے انمیں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اسمیں مرے ہوئے کوّے کو ڈالکر مٹی سے دبا دیا یہ دیکھکر قابیل کو
معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیے چنانچہ اُس نے زمین کھود کر دفن کر دیا (جلالین مدارک وغیرہ) ١٢ اپنی نادانی و پریشانی پر اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی
کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اُمت کے ساتھ خاص ہو (مدارک)

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ
اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھدیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی

نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ
بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے وا تو گویا اُس نے سب لوگوں کو قتل کیا

جَمِیْعًا ؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
وٓا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا وٓا اُس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا اور بیشک اُنکے وٓا

رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ
پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے وٓا پھر بیشک اُن میں بہت اُسکے بعد زمین میں زیادتی کرنیوالے ہیں

لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ
وٓا وہ کہ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے وٓا اور

یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ
ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں اُنکا بدلا یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا اُنکے ایکطرف

اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ
کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں

ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ۙ
یہ دنیا میں اُن کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُنکے لیے بڑا عذاب

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ
مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم اُنپر قابو پاؤ وٓا تو جان لو کہ

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾ؒ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا
اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف

اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ
وسیلہ ڈھونڈو وٓا اور اُس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ بیشک

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ
وہ جو کافر ہوئے جو کچھ زمین میں ہے سب اور اُسکی برابر

ع ٥

وا یعنی خون ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطع طریق وغیرہ کسی موجب قتل فساد کی وجہ سے مارا
وٓا کیونکہ اُس نے حق اللہ کی رعایت اور حدود و شریعت کا پاس نہ کیا
وٓا اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسباب ہلاکت سے بچایا
وٓا یعنی بنی اسرائیل کے
وٓا معجزات باہرات بھی لائے اور احکام و شرائع بھی۔
وٓا کہ کفر و قتل وغیرہ کا ارتکاب کر کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں
وٓا اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اُسکے اولیا سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اس آیت میں قطاع طریق یعنی رہزنوں کی سزا کا بیان ہے شانِ نزول ٦ھ میں عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آکر اسلام لائے اور بیمار ہو گئے اُنکے رنگ زرد ہو گئے پیٹ بڑھ گئے حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہو گئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لیکر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی طلب میں حضرت یسار کو بھیجا اُن لوگوں نے اُنکے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کیے گئے تو اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)

منزل ٢

وٓا یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے وہ عذاب آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حق العباد ہے یہ باقی رہے گا۔ (احمدی)

ع ٦ / ٥ / ٩

وٓا جس کی بدولت تمہیں اُس کا قرب حاصل ہو۔

مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ

اور اگر اُن کی ملک ہو کہ اُسے دیکر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو اُن سے نہ لیا جائیگا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا

اور اُن کے لیے دُکھ کا عذاب ہے ف۱ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ

هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ

اُس سے نہ نکلیں گے اور اُن کو دوامی سزا ہے اور جو مرد

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ

یا عورت چور ہو ف۲ تو اُنکا ہاتھ کاٹو ف۳ اُنکے کیے کا بدلا اللہ کی طرف سے سزا

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ

اور اللہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

تو اللہ اپنی مہر سے اسپر رجوع فرمائیگا ف۴ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

کہ اللہ کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ

بخشتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۵ اے رسول

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

تمہیں عمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۶ کچھ وہ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں

اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ

ہم ایمان لائے اور اُن کے دل مسلمان نہیں ف۷ اور کچھ یہودی

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ

جھوٹ خوب سنتے ہیں ف۸ اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں ف۹ جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے

الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا

اللہ کی باتوں کو اُنکے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے

ف۱ یعنی کفار کے لیے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں

ف۲ اور اُس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کما فی حدیث ابن مسعود)

ف۳ یعنی داہنا اس لیے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں اَیْمَانُھُمَا آیا ہے مسئلہ پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اُس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے مسئلہ چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اُسکا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان واجب نہیں (تفسیر احمدی)

ف۴ اور عذاب آخرت سے اُسکو نجات دے گا۔

ف۵ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال اعتراض نہیں۔ اس سے قدریہ و معتزلہ کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں

منزل ٢

ف۶ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ کے خطاب عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب میں آپ کا ناصر و معین ہوں منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی اُنکے اظہار کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و موالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں ف۷ یہ اُنکے نفاق کا بیان ہے ف۸ اپنے سرداروں سے اور اُنکے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں۔

ع ٣

ف۹ ماشاء اللہ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ اُنھوں نے لِقَوْمٍ کے لام کو علت کا قرار دیکر آیت کے معنی یہ بیان کیے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظم قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرماتی بلکہ یہاں لام مِن کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہود خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریفہ میں بیان آ رہا ہے۔ (تفسیر ابو السعود و جمل)

فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ

تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو ف۱ اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے

فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ

تو ہرگز تو اللہ سے اُس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ اللہ نے اُن کا دل پاک

اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۚۖ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

کرنا نہ چاہا اُنھیں دنیا میں رسوائی ہے اور اُنھیں آخرت میں

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ

بڑا عذاب بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ف۲ تو اگر

جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ

تمہارے حضور حاضر ہوں ف۳ تو اُن میں فیصلہ فرماؤ یا اُنسے منہ پھیر لو ف۴ اور اگر تم اُنسے منہ پھیر لوگے

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ

تو وہ تمھارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۵ اور اگر اُن میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ

بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ اُنکے پاس

التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ

توریت ہے جسمیں اللہ کا حکم موجود ہے ف۶ بایں ہمہ اُسی سے منہ پھیرتے ہیں ف۷ اور وہ

اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ

ایمان لانے والے نہیں بے شک ہم نے توریت اُتاری اُس میں ہدایت اور

نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا

نور ہے اُس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی

وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا

اور عالم اور فقیہ کہ اُنسے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی ف۸ اور وہ

عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

اس پر گواہ تھے تو ف۹ لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے

ف۱ شانِ نزول یہود خیبر کے شرفاء میں سے ایک بیاہے مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اُسکی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ اُنھیں گوارا نہ تھا اسلیے اُنھوں نے چاہا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائیں چنانچہ اُن دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کیساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہدیا کہ اگر حضور حد کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا وہ لوگ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہموطن ہیں اور اُنکے ساتھ آپکی صلح بھی ہے اُنکی سفارش سے کام بنجائیگا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انھیں لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا حضور نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانوگے اُنھوں نے اقرار کیا آیت رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنیکا حکم دیا گیا یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم فدک کا باشندہ ابن صوریا نامی ہے تم اُسکو جانتے ہو کہنے لگے ہاں فرمایا وہ کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اُس کے پایہ کا عالم نہیں توریت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اُسکو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تو ابن صوریا ہے اُس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں حضور نے یہود سے فرمایا اس معاملہ میں اسکی بات مانوگے سب نے اقرار کیا تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمہارے لیے دریا میں راہیں بنائیں تمہیں نجات دی فرعونیوں کو غرق کیا تمہارے لیے ابر کو سایہ بان بنایا من و سلویٰ نازل فرمایا اپنی کتاب نازل فرمائی جسمیں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمہاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کیلیے سنگسار کرنے کا حکم ہے ابن صوریا نے عرض کیا بیشک ہے اُسی کی قسم جسکا آپنے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونیکا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کی کتاب میں اسکا کیا حکم ہے فرمایا جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہوجائے تو سنگسار کرنا واجب ہوجاتا ہے ابن صوریا نے عرض کیا بخدا العینہ ایسا ہی توریت میں ہے پھر حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکم الٰہی میں تبدیلی کسطرح واقع ہوئی اُسنے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا کی بہت کثرت ہوگئی یہانتک کہ ایکمرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اُسکو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اُسکو سنگسار کرنا چاہا اُسکی قوم اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُنھوں نے کہا کہ جبتک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اُسوقت تک اسکو ہرگز سنگسار نہ کیا جائیگا تب ہم نے جمع ہوکر غریب شریف سب کیلیے بجائے سنگسار کرنیکے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کرکے گدھے پر الٹا بٹھاکر گشت کرائی جائے یہ سنکر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دیدی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اسکا مستحق نہیں ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپکو خبر نہ دیتا اُسکے بعد حضور کے حکم سے اُن دونوں زنا کاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) ف۲ یہ یہود کے حکام کی شان میں ہے جو رشوتیں لیکر حرام کو حلال کرتے اور احکام شرع کو بدل دیتے تھے مسئلہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے ف۳ یعنی اہل کتاب ف۴ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخیر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپکے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تخییر آیۂ وان حکمت فاحکم بینھم سے منسوخ ہوگئی امام احمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ منافات نہیں کیونکہ یہ آیت مفید تخییر ہے اور آیت وَان حکمت فاحکم میں کیفیت حکم کا بیان ہے (خازن و مدارک وغیرہ) ف۵ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہے ف۶ کہ بیاہے مرد اور شوہر دار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے ف۷ باوجودیکہ توریت پر ایمان لانیکے مدعی بھی ہیں اور اُنھیں یہ معلوم بھی ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے اُسکو نہ ماننا اور آپکی نبوت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت تعجب کی بات ہے ف۸ کہ اُسکو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اُس کے درس میں مشغول رہیں تاکہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضایع نہ ہوں (خازن) مسئلہ توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ و رسول نے بیان فرمائے ہوں اور انکے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو منسوخ نہ کیے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے

منزل ۲

ع ۶ / ۹

ہیں (جمل دابوسعود) ف۹ اے یہود یو تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اُس کے اظہار میں۔

بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

بدلے ذلیل قیمت نہ لو ف۱ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے ف۲ وہی لوگ

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ

کافر ہیں اور ہم نے توریت میں اُن پر واجب کیا ف۳ کہ جان کے بدلے جان ف۴

وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ

اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان

وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ

اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلا ہے ف۵ پھر جو دل کی خوشی سے بدلا کرا دے تو وہ

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

اُسکا گناہ اُتار دیگا ف۶ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

اور ہم ان نبیوں کے پیچھے اُنکے نشان قدم پر عیسیٰ بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی

يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ

جو اس سے پہلے تھی ف۷ اور ہم نے اُسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً

تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلے تھی اور ہدایت ف۸ اور نصیحت

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ

پرہیزگاروں کو اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں اسپر جو اللہ نے اسمیں اُتارا ف۹

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں اور

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ف۱۰

الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ

اور اُنپر محافظ و گواہ تو اُن میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے ف۱۱ اور

ف۱ یعنی احکام الٰہیہ کی تبدیلی بہرصورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور اُنکی ناراضی کے اندیشہ سے ہو یا مال و جاہ و رشوت کی طمع سے ف۲ اُسکا منکر ہو کر (کما قالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما) ف۳ اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں اُنکے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اسلیے ہم پر یہ احکام لازم رہیں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا و رسول کے بیان سے ہم تک پہونچیں اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا ف۴ یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اُسکی جان مقتول کے بدلہ میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلم ہو یا ذمی شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اسپر یہ آیت نازل ہوئی (مدارک) ف۵ یعنی مماثلت و مساوات کی رعایت ضروری ہے ف۶ یعنی جو قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبال معصیت سے بچنے کے لیے بخوشی اپنے اوپر حکم شرع جاری کرائے تو قصاص اُسکے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اُس پر عذاب نہ ہوگا (جلالین و جمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ جو صاحب حق قصاص کو معاف کر دے تو یہ معافی اُس کے لیے کفارہ ہے (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قصاص جب ہی واجب ہونگے جب کہ صاحب حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط ف۷ احکام توریت کے بیان کے بعد احکام انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام توریت کے مصدق تھے کہ وہ منزل من اللہ ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے ف۸ اس آیت میں انجیل کے لیے لفظ ھُدًی دو جگہ ارشاد ہوا پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لیے رہنمائی مراد ہے دوسری جگہ ھُدًی سے سید انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔ ف۹ یعنی سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم ف۱۰ جو اُس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں ف۱۱ یعنی جب اہل کتاب اپنے مقدمات آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں۔

منزل ۲

ف۱ یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اُس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے ف۲ اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے سے حکمت بالغہ اور دنیوی و اخروی اختلاف مشیت الٰہیہ کے اقتضاء کیا تم اپر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ اُنکا مصالح نافعہ پر مبنی ہے یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو (تفسیر ابو السعود) ف۳ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے ف۴ جنہیں یہ اعراض بھی ہے ف۵ دنیا میں قتل و گرفتاری و جلاوطنی کیساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا ف۶ جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالف احکام الٰہی ہوتا تھا شان نزول بنی نضیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے اُن میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نضیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جد کی اولاد ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اُس کے خون بہا میں ہم ستر وسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی اُنکے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اُس کے خون بہا میں ایک سو چالیس وسق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرمادیں حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قرظی اور نضیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی و ظلم کا حکم چاہتے ہیں۔ ف۷ مسئلہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی اُنکی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا اُنکے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو شان نزول یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن اُبَی بن سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں اُن کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے اُن کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) ف۸ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں انمیں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں الکفر ملۃ واحدۃ (مدارک) ف۹ اسمیں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے (مدارک و خازن) ف۱۰ جو کافروں سے دوستی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے اُنسے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ تم نے یہ آیت نہیں سنی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَھُوۡدَ الاٰیہ اُنھوں نے عرض کیا اسکا دین اُس کے ساتھ مجھے تو اُس کی کتابت سے غرض ہے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللہ نے اُنھیں ذلیل کیا تم اُنھیں عزت نہ دو اللہ نے اُنھیں دور کیا تم اُنھیں قریب نہ کرو حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اسکے حکومت بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے بمجبوری اسکو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا نصرانی مر گیا والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہ اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے (خازن) ف۱۱

لَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الۡحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ

اے سننے والے اُنکی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کیلئے ایک ایک

شِرۡعَةً وَّمِنۡهَاجًا ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ

شریعت اور راستہ رکھا ف۱ اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت کر دیتا مگر

لٰكِنۡ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ

منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اُس میں تمہیں آزمائے ف۲ تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تم سب کا

مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۴۸﴾

پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے

وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَ

اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اُتارے پر حکم کر اور اُن کی خواہشوں پر نہ چل اور

احۡذَرۡهُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنُوۡكَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ ؕ

اُن سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دیدیں کسی حکم میں جو تیری طرف اُترا

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّصِيۡبَهُمۡ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ ؕ

پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳ تو جان لو کہ اللہ اُنکے بعض گناہوں کی ف۴ سزا اُنکو پہنچایا چاہتا ہے ف۵

وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكۡمَ الۡجَاهِلِيَّةِ يَبۡغُوۡنَ ؕ

اور بیشک بہت آدمی بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ف۶

وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ

اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لیے اے ایمان والو

اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡيَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوۡلِيَآءَ ؔۘ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ

یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ف۷ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں

بَعۡضٍ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى

ف۸ اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ اُنہیں میں سے ہے ف۹ بیشک اللہ بے انصافوں کو

الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوۡنَ

راہ نہیں دیتا ف۱۰ اب تم اُنہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے ف۱۱ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف

منزل ۲

ع ۷ ۱۱

ف۱ جیسا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے کہا ف۲ اور اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظفر و منصور کرے اور اُنکے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو اُنکے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرمہ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے (خازن وغیرہ) ف۳ جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود سے پاک کرنا اور وہاں اُنکا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کر کے اُنھیں رسوا کرنا (خازن و جلالین) ف۴ یعنی نفاق یا منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہونگے ف۵ منافقین کا پردہ کھلنے پر

فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ

دوڑتے ہیں کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱ تو نزدیک ہے کہ اللہ فتح لائے ف۲

بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ

یا اپنی طرف سے کوئی حکم ف۳ پھر اسپر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۴ پچھتاتے

نَادِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا

رہجائیں اور ف۵ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنھوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی

بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا

اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں اُنکا کیا دھرا سب اکارت گیا تو رہ گئے

خَاسِرِينَ ﴿٥٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ

نقصان میں ف۶ اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۷

فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى

تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُنکا پیارا

الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے

وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ

اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کا اندیشہ نہ کرینگے ف۸ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے

وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ

اور اللہ وسعت والا علم والا ہے تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اُسکا رسول اور ایمان والے ف۹

آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾

کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ف۱۰

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ

اور جو اللہ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ

الْغَالِبُونَ ﴿٥٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا

غالب ہے اے ایمان والو جنھوں نے تمہارے

ف۶ کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذاب دائمی کے سزاوار ف۷ کفار کے ساتھ دوستی و موالات بیدینی و ارتداد کی مستدعی ہے اس کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونیکی خبر دی چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے۔

ف۸ یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں اس میں کئی قول ہیں حضرت علی مرتضیٰ و حسن و قتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق اور اُن کے اصحاب ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہونے اور زکوٰۃ کے منکر ہونے والوں پر جہاد کیا عیاض بن غنم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی نسبت فرمایا کہ یہ اُن کی قوم ہے۔ النصف

ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہل یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے

سُدّی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ متصف ہونا صحیح ہے۔

منزل ۲

ف۹ جن کے ساتھ موالات حرام ہے انکا ذکر فرمانے کے بعد انکا بیان فرمایا جن کے ساتھ موالات واجب ہے۔

شانِ نزول حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی اُنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ہماری قوم قریظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مجالست (ہمنشینی) نہ کرینگے اسپر یہ آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن سلام نے کہا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اُس کے رسول کے نبی ہونے پر مومنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مومنین کے لیے عام ہے۔ سب ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں۔

ف۱۰ جملہ وھم راکعون دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو دوسری یہ کہ حال واقع ہو پہلی وجہ اظہر و اقویٰ ہے اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے (جمل عن السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ یقیمون و یؤتون دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع و تواضع نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں (تفسیر ابو السعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف یؤتون کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوٰۃ دیتے ہیں (جمل) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی وہ انگشتری انگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بے عمل کثیر کے نکل گئی لیکن امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں اسکا بہت شد و مد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کیے ہیں۔

ع ۸ ۱۲

دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ
دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے ف۱ وہ جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور
الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ
کافر ف۲ اُن میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو ف۳ اور جب تم نماز کیلئے
اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
اذان دو تو اُسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف۴ یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں
لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ
ف۵ تم فرماؤ اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے
اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ
اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف اُترا اور اس پر جو پہلے اترا ف۶ اور یہ
اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً
کہ تم میں اکثر بے حکم ہیں تم فرماؤ کیا میں بتا دوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ
میں ہیں ف۷ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور اُن پر غضب فرمایا اور اُن میں سے کر دیے
الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا
بندر اور سور ف۸ اور شیطان کے پجاری اُن کا ٹھکانا زیادہ برا ہے
وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا
ف۹ اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے اور جب تمہارے پاس آئیں ف۱۰ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں
وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا
اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو
يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَ
چھپا رہے ہیں اور اُن ف۱۱ میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور
الْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾
زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں ف۱۲ بیشک بہت ہی برے کام کرتے ہیں

ف۱ شانِ نزول رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث دونوں اظہارِ اسلام کے بعد منافق ہو گئے بعض مسلمان اُن سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے ف۲ یعنی بت پرست مشرک جو اہلِ کتاب سے بھی بدتر ہیں (خازن) ف۳ کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں ف۴ شانِ نزول کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن نماز کیلئے اذان کہتا اور مسلمان اُٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ سدی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشھد ان محمدًا رسول اللہ کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا ایک شب اُس کا خادم آگ لایا وہ اور اُس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اُڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا ف۵ جو ایسے سفیہانہ اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نصِ قرآنی سے بھی ثابت ہے ف۶ شانِ نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے اُن کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اُس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اُس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت عیسیٰ و موسیٰ کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں جب اُنھیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسیٰ کو مانے ہم اُس پر ایمان نہ لائیں گے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ف۷ کہ اس برحق دین والوں کو تو تم محض اپنے عناد و عداوت ہی سے برا کہتے ہو اور تم پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور غضب فرمایا اور جو آیت میں مذکور ہے وہ تمہارا حال ہوا تو بدتر درجہ میں تو تم خود ہو کچھ دل میں سوچو ف۸ صورتیں مسخ کر کے ف۹ اور وہ جہنم ہے ف۱۰ شانِ نزول یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے حال کی خبر دی ف۱۱ یعنی یہود ف۱۲ گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ گناہ سے توریت کے مضامین کا چھپانا اور اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو محاسن و اوصاف ہیں اُن کا مخفی رکھنا اور عدوان یعنی زیادتی سے توریت کے اندر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا اور حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراد ہیں (خازن)

منزل ۲

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ
اُنھیں کیوں نہیں منع کرتے اُن کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور
اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ
اور حرام کھانے سے بے شک بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ف۱ اور یہودی بولے
يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ
اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ف۲ اُنکے ہاتھ باندھے جائیں ف۳ اور اُن پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ
مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ
اُس کے ہاتھ کشادہ ہیں ف۴ عطا فرماتا ہے جیسے چاہے ف۵ اور اے محبوب یہ ف۶ جو تمہاری طرف تمہارے
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
رب کے پاس سے اُترا اُس سے اُنمیں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی ف۷ اور اُنمیں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی
وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ
اور بیر ڈالدیا ف۸ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں
اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
اللہ اُسے بجھا دیتا ہے ف۹ اور زمین میں فساد کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں اور اللہ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا
فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اُنکے گناہ اُتار دیتے اور ضرور اُنھیں چین کے باغوں میں لیجاتے اور اگر وہ
اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ
قائم رکھتے توریت اور انجیل ف۱۰ اور جو کچھ اُن کی طرف اُن کے رب کی طرف سے اُترا
لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ
ف۱۱ تو اُنھیں رزق ملتا اوپر سے اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے ف۱۲ اُنمیں کوئی گروہ اگر اعتدال پر ہے
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ
ف۱۳ اور اُنمیں اکثر بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ف۱۴ اے رسول پہنچا دو جو کچھ

ف۱ کہ لوگوں کو گناہوں اور برے کاموں سے نہیں روکتے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکب گناہ کے ہے۔

نصف

ف۲ یعنی معاذ اللہ وہ بخیل ہے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوشحال اور نہایت دولتمند تھے جب اُنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و مخالفت کی تو اُن کی روزی کم ہوگئی اسوقت فنحاص یہودی نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہے۔ یعنی معاذ اللہ وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے اُس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لیے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت اُن کے حق میں نازل ہوئی۔

ف۳ تنگی اور داد و دہش سے اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہوگئے یا یہ معنی ہیں کہ اُنکے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح اُنھیں آتش دوزخ میں ڈالا جائے اُنکی اس بیہودہ گوئی اور گستاخی کی سزا میں

منزل ۲

ف۴ وہ جواد کریم ہے

ف۵ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو مجال اعتراض نہیں

ف۶ قرآن شریف

ف۷ یعنی جتنا قرآن پاک اُترتا جائے گا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے

ف۸ وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور اُن کے دل کبھی نہ ملیں گے

ف۹ اور اُن کی مدد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں

ف۱۰ اس طرح کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت و انجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے

ف۱۱ یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے

ع ۹ / ۱۰ / ۱۳

ف۱۲ یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے

ف۱۳ حد سے تجاوز نہیں کرتا یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ف۱۴ جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔

أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وا اور ایسا نہ ہو تو تم نے اسکا کوئی پیام نہ پہنچایا

رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے وٓ بے شک اللہ

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى

کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرمادو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو وٓ جبتک

تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا

وٓ اور بیشک اے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اُس سے ان میں بہتوں کو شرارت

وَّكُفْرًا ج فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ

اور کفر کی اور ترقی ہوگی وٓ تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ بیشک وہ جو اپنے آپکو

اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ

مسلمان کہتے ہیں وٓ اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی سچے دل سے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو اُن پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ وَ

نہ کچھ غم بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور

أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

اور اُن کی طرف رسول بھیجے جب کبھی اُنکے پاس کوئی رسول وہ بات لیکر آیا جو اُنکے نفس کی

أَنْفُسُهُمْ لا فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا أَلَّا

خواہش نہ تھی وٓ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں وٓ اور اس گمان میں ہیں کہ کوئی

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا

سزا نہ ہوگی وٓ تو اندھے اور بہرے ہوگئے وٓ پھر اللہ نے انکی توبہ قبول کی وٓ پھر ان میں بہتیرے اندھے

وا اور کچھ اندیشہ نہ کرو۔
وٓ یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں سفروں میں شب کو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔
وٓ کسی دین وملت میں نہیں
وٓ یعنی قرآن پاک ان تمام کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جبتک حضور پر ایمان نہ لائیں توریت وانجیل کی اقامت کا دعویٰ صحیح نہیں ہوسکتا
وٓ کیونکہ جتنا قرآن پاک نازل ہوتا جائیگا یہ مکابرہ وعناد سے اُس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے
وٓ اور دل میں ایمان نہیں رکھتے منافق ہیں۔

(منزل ٢)

وٓ توریت میں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں
وٓ اور اُنھوں نے انبیاء علیہم السلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو اُن میں سے
وٓ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب میں تو یہود و نصاریٰ سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے اُنھوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی ہیں۔
وٓ اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائے گا۔
وٓ حق کے دیکھنے اور سننے سے یہ اُنکے غایت جہل اور نہایت کفر اور قبول حق سے بدرجہ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے
وٓ جب اُنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد توبہ کی اُس کے بعد دوبارہ۔

وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ
اور بہرے ہو گئے اور اللہ اُن کے کام دیکھ رہا ہے بے شک
كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ
کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے ف۱ اور
الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ
مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ف۲ اور تمہارا رب بیشک
مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ
جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے
وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ
اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا
ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا
تیسرا ہے ف۳ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا ف۴ اور اگر اپنی بات سے
عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾
باز نہ آئے ف۵ تو جو اُن میں کافر مریں گے اُن کو ضرور دردناک عذاب پہونچے گا
أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾
تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اُس سے بخشش مانگتے اور اللہ بخشنے والا مہربان۔
مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ
مسیح بن مریم نہیں مگر ایک رسول ف۶ اس سے پہلے بہت رسول ہو گزرے ف۷
وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ
اور اُس کی ماں صدیقہ ہے ف۸ دونوں کھانا کھاتے تھے ف۹ دیکھو تو ہم کیسی صاف نشانیاں
الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ
اُنکے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو
مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ
جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا ف۱۰ اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے تم فرماؤ

ف۱ نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں اُن میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ جنا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ اُنکے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ ہو گئے تعالی اللہ عن ذٰلك علوا كبيرا (خازن)

ف۲ اور میں اُس کا بندہ ہوں الٰہ نہیں

ف۳ یہ قول نصاریٰ کے فرقہ مرقوسیہ و نسطوریہ کا ہے اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور مریم اور عیسیٰ تینوں الٰہ ہیں اور الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ باپ بیٹا روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں

ف۴ نہ اُس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ وحدانیت کیساتھ موصوف ہے اُس کا کوئی شریک نہیں باپ بیٹے بیوی سب سے پاک

ف۵ اور تثلیث کے معتقد رہے توحید اختیار نہ کی۔

ف۶ اُن کو الٰہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے

ف۷ وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات اُن کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی رسول ہیں اُن کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں انھیں رسول ہی ماننا چاہیے جیسے اور انبیاء علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو

رکوع ۱۰

منزل ۲

ف۸ جو اپنے رب کے کلمات اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں

ف۹ اس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھائے جسم رکھے اس جسم میں تحلیل واقع ہو غذا اس کا بدل بنے وہ کیسے الٰہ ہو سکتا ہے۔

ف۱۰ یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحق عبادت) وہی ہو سکتا ہے جو نفع و ضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو اُن کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔
(تفسیر ابو السعود)

ف۱ یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ہی نہیں مانتے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انھیں معبود ٹھہراتے ہیں ف۲ یعنی اپنے بد دین باپ دادا وغیرہ کی ف۳ باشندگان ایلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اُن پر لعنت کی اور اُنکے حق میں بد دعا فرمائی تو وہ بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُنکے حق میں بد دعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہو گئے اور اُنکی تعداد پانچ ہزار تھی (جمل وغیرہ)، بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آباء پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے ہم انبیاء کی اولاد ہیں اس آیت میں اُنھیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم السلام نے اُن پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنیوالوں پر لعنت کی ف۴ لعنت ف۵ مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہونے تو اُنکے علماء نے اول تو اُنھیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی اُن سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں اُنکے ساتھ شامل ہو گئے اُنکے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے اُن پر لعنت اُتاری ف۶ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے ف۷ صدق و اخلاص کیساتھ بغیر نفاق کے ف۸ اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کیساتھ دوستی و موالات علامت نفاق ہے ف۹ اس آیت میں اُنکی مدح ہے جو زمانۂ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے شان نزول ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہ ہیں حضرت عثمان غنی اور اُنکی زوجہ طاہرہ حضرت رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زبیر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت ابو حذیفہ اور اُنکی زوجہ حضرت سہلہ بنت سہیل اور حضرت مصعب بن عمیر حضرت ابو سلمہ اور اُنکی بی بی حضرت ام سلمہ بنت امیہ حضرت عثمان بن مظعون حضرت عامر بن ربیعہ اور اُنکی بی بی حضرت لیلیٰ بنت ابی خیثمہ حضرت حاطب بن عمرو حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کرکے حبشہ پہونچے اس ہجرت کو ہجرت اولیٰ کہتے ہیں اُنکے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہانتک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہونچ گئی جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو اُنھوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف دیکر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی اُن لوگوں نے دربار شاہی میں باریابی حاصل کرکے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے اُنکی جماعت جو آپکے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپکی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپکو خبر دینے کیلئے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ اُنھیں ہمارے حوالہ کیجیے نجاشی بادشاہ نے کہا ہم ان لوگوں سے گفتگو کر لیں یہ کہکر مسلمانوں کو طلب کیا اور اُن سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُنکی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول اور کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سنکر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اُٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور کا ارشاد کلام عیسیٰ علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے یہ دیکھکر مشرکین مکہ کے چہرے اُتر گئے پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی حضرت جعفر نے سورۂ مریم تلاوت کی اسوقت دربار میں نصرانی عالم اور درویش موجود تھے قرآن کریم سنکر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا کہ تمہارے لیے میری قلمرو میں کوئی خطرہ نہیں مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت و آسائش کے ساتھ رہے اور فضل الٰہی سے نجاشی کو دولتِ ایمان کا شرف حاصل ہوا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ف۱۰ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنیوالی چیزیں ہیں اور اُنکی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ
اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو ف۱ اور ایسے لوگوں کی خواہش پر
قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ
نہ چلو ف۲ جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے
السَّبِیْلِ (۷۷) ع لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ
لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں
دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ (۷۸)
داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ف۳ یہ ف۴ بدلہ اُنکی نافرمانی اور سرکشی کا
كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ (۷۹)
جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے ف۵
تَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ
اُن میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بری چیز اپنے لیے خود آگے بھیجی
اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ فِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ (۸۰) وَ
یہ کہ اللہ کا اُن پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ف۶ اور
لَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِیِّ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ
اگر وہ ایمان لاتے ف۷ اللہ اور ان نبی پر اور اس پر جو انکی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی
اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (۸۱) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ
نہ کرتے ف۸ مگر اُن میں تو بہتیرے فاسق ہیں ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر
عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ
دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور
اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ
تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب اُنکو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں ف۹ یہ اس لیے
بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ (۸۲) خب
کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے ف۱۰

ع ۱۰ ۱۱ ۱۴

منزل ۲

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ

اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا تو اُنکی آنکھیں

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا

دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں ف٢ اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ

ہم ایمان لائے ف٣ تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ف٤ اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے

الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾ فَأَثَابَهُمُ

پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف٥ تو اللہ نے

اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَ

اُنکے اس کہنے کے بدلے اُنھیں باغ دیے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے یہ

ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ

بدلا ہے نیکوں کا ف٦ اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں

أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ

دوزخ والے اے ایمان والو ف٧ حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے

اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا

تمہارے لیے حلال کیں ف٨ اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ

جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں

مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ

ایمان ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ف٩ ہاں اُن قسموں پر

يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ

گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا ف١٠ تو ایسی قسم کا بدلا دس

مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ

مسکینوں کو کھانا دینا ف١١ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اُسکے اوسط میں سے ف١٢ یا اُنھیں کپڑے دینا ف١٣ یا

ف١ یعنی قرآن شریف ف٢ یہ اُنکی رقت قلب کا بیان ہے کہ قرآن کریم کے دلنشیں اثر کرنیوالے مضامین سنکر رو پڑتے ہیں چنانچہ نجاشی بادشاہ کی درخواست پر حضرت جعفر نے اُسکے دربار میں سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ کی آیات پڑھکر سنائیں تو نجاشی بادشاہ اور اُسکے درباری جنہیں اُس کی قوم کے علماء موجود تھے سب زار و قطار رونے لگے اسی طرح نجاشی کی قوم کے ستر آدمی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضور سے سورۂ یٰسٓ سنکر بہت روئے ف٣ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے اُنکے برحق ہونے کی شہادت دی ف٤ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل کر جو روزِ قیامت تمام اُمتوں کے گواہ ہوں گے (یہ اُنھیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا) ف٥ جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے اُنھیں اس پر ملامت کی اسکے جواب میں اُنھوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابلِ ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاحِ دارین کا ف٦ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں ف٧ شانِ نزول صحابۂ کرام کی ایک جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سنکر ایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور اُنھوں نے باہم ترکِ دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پہنیں گے ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں گے شب عبادتِ الٰہی میں بیدار رہ کر گزارا کریں گے بستر پر نہ لیٹیں گے گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے عورتوں سے جدا رہیں گے خوشبو نہ لگائیں گے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اُنھیں اس ارادے سے روک دیا گیا ف٨ یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو ترک نہ کرو اور نہ مبالغۃً کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ ف٩ غلط فہمی کی قسم یعنی یمینِ لغو یہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھا لے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں ف١٠ یعنی یمینِ منعقدہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کر کے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔

ف١١ دونوں وقت کا خواہ اُنھیں کھلا دے یا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو صدقۂ فطر کی طرح دیدے مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دیدے یا کھلا دیا کرے۔ ف١٢ یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط۔

ف١٣ اوسط درجہ کے جن سے اکثر بدن ڈھک سکے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو مسئلہ کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے خواہ غلام آزاد کرے ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

الربع

منزل ٢

ع ١١ ٩ ١

تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ

ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے ف۱ یہ بدلا ہے

كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ

تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ ف۲ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو ف۳ اسی طرح اللہ تم سے

اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا

اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو

الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام

فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ

تو اُن سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں

عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿٩١﴾

اللہ کی یاد اور نماز سے روکے ف۴ تو کیا تم باز آئے

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ ف۵

فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ

تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے ف۶ جو ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا وَ

اور نیک کام کیے اُن پر کچھ گناہ نہیں ف۷ جو کچھ اُنھوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ

نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٣﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ

نیکوں کو دوست رکھتا ہے ف۸ اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض

ف۱ مسئلہ روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جبکہ کھانا کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو مسئلہ یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں ف۲ اور قسم کھا کر توڑ دو یعنی اسکو پورا نہ کرو مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں ف۳ یعنی انھیں پورا کرو اگر اسمیں شرعًا کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کیجئے

ف۴ اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکر الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔

ف۵ اطاعت خدا اور رسول سے

ف۶ یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو اُن کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحق عذاب ہے

ف۷ شانِ نزول یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کیے جانے سے قبل وفات پا چکے تھے حرمت شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام کو اُن کی فکر ہوئی کہ اُن سے اسکا مواخذہ ہوگا یا نہ ہوگا اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں۔

منزل ۲

ف۸ آیت میں لفظ اتقوا جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے پہلے سے شرک سے ڈرنا اور پرہیز کرنا دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترک شرک دوسرے سے ترک معاصی و محرمات تیسرے سے ترک شبہات مراد ہے بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اُس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانۂ نزول وحی میں یا اُس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں اُن کو چھوڑ دینا مراد ہے

(مدارک و خازن و جمل وغیرہ)

ع ۱۲ / ۲

مِنَ الصَّيۡدِ تَنَالُهُۥۤ اَيۡدِيۡكُمۡ وَرِمَاحُكُمۡ لِيَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ يَّخَافُهٗ
شکار سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہونچیں ف۱ کہ اللہ پہچان کرادے اُنکی جو اُس سے

بِالۡغَيۡبِ ۚ فَمَنِ اعۡتَدٰى بَعۡدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا
بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اسکے بعد جو حد سے بڑھے ف۲ اس کے لیے دردناک سزا ہے اے

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ وَمَنۡ قَتَلَهٗ
ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو ف۳ اور تم میں جو اُسے قصداً قتل

مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا
کرے ف۴ تو اُسکا بدلا یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے ف۵ تم میں کے دو ثقہ

عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ هَدۡيًاۢ بٰلِغَ الۡكَعۡبَةِ اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ
آدمی اس کا حکم کریں ف۶ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی ف۷ یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا ف۸

اَوۡ عَدۡلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوۡقَ وَبَالَ اَمۡرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا
یا اُس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا

سَلَفَ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَيَنۡتَقِمُ اللّٰهُ مِنۡهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۹۵﴾
ف۹ اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلا لے گا اور اللہ غالب ہے بدلا لینے والا

اُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ الۡبَحۡرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ
حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اُس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو

وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار ف۱۰ جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو

الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الۡكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَرَامَ
جس کی طرف تمہیں اُٹھنا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا

قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَالۡهَدۡىَ وَالۡقَلَاۤئِدَ ؕ ذٰلِكَ
باعث کیا ف۱۱ اور حرمت والے مہینے ف۱۲ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانور ف۱۳ یہ

لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَ
اس لیے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

ف۱ سنہ ۶ ہجری میں حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال مسلمان مُحرِم (احرام پوش) تھے اس حالت میں وہ اس آزمائش میں ڈالے گئے کہ وحوش و طیور بکثرت آئے اور ان کی سواریوں پر چھا گئے ہاتھ سے پکڑنا ہتھیار سے شکار کر لینا بالکل اختیار میں تھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس آزمائش میں وہ بفضلِ الٰہی فرمانبردار ثابت ہوئے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں ثابت قدم رہے (خازن وغیرہ) ف۲ اور بعد ابتلاء کے نافرمانی کرے ف۳ مسئلہ محرم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے مسئلہ جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور ممنوع ہے مسئلہ حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو مسئلہ کاٹنے والا کتّا اور کوّا اور بچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں فواسق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی مسئلہ مچھر پسّو چونٹی مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۴ مسئلہ حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عمداً ہو یا خطاءً عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطا کا حدیث شریف سے ثابت ہے (مدارک) ف۵ ویسا ہی جانور دینے سے مراد یہ ہے کہ قیمت میں مارے ہوئے جانور کے برابر ہو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا یہی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خلقت و صورت میں مارے ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے (مدارک و احمدی) ف۶ یعنی قیمت کا اندازہ کریں اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی ف۷ یعنی کفارہ کے جانور کا حرم مکہ شریف کے باہر ذبح کرنا درست نہیں مکہ مکرمہ میں ہونا چاہیے اور عین کعبہ میں بھی ذبح جائز نہیں اسی لیے کعبہ کو پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفارہ کھانے یا روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لیے مکہ مکرمہ میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۸ مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر پہونچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے ف۹ یعنی اس حکم سے قبل جو شکار مارے ف۱۰ اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ محرم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو۔ اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہو ف۱۱ کہ وہاں دینی و دنیوی امور کا قیام ہوتا ہے خائف وہاں پناہ لیتا ہے ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے تاجر وہاں نفع پاتے ہیں حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں ف۱۲ یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے ف۱۳ کہ اُن میں ثواب زیادہ ہے ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا۔

منزل ۲

ف۱ تو حرم و احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانیکے بعد اپنی صفت شدید العقاب ذکر فرمائی تاکہ خوف و رجاء سے تکمیل ایمان ہو اسکے بعد صفت غفور و رحیم بیان فرما کر اپنی
وسعت رحمت کا اظہار فرمایا ف۲ تو جب رسول حکم پہونچا کر فارغ ہوگئے تو تم پر طاعت لازم اور حجت قائم ہوگئی اور جائے عذر باقی نہ رہی ف۳ اس کو تمہارے ظاہر و باطن نفاق و اخلاص سبکا
علم ہے ف۴ یعنی حلال و حرام نیک و بد مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہوسکتا ف۵ شان نزول بعض لوگ سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بیفائدہ سوال کیا کرتے
تھے یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا ایکروز فرمایا کہ جو
جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب
دونگا ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے
فرمایا جہنم دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے
آپ نے اسکے اصلی باپ کا نام بتا دیا جس کے نطفہ سے وہ
تھا کہ حذافہ ہے باوجودیکہ اسکی ماں کا شوہر اور تھا
جسکا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور
فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کیجائیں تو تمہیں
ناگوار گزریں (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف
میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ
فرماتے ہوئے فرمایا جسکو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے
عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہوکر دریافت کیا کہ میرا
باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُٹھکر اقرار ایمان و رسالت کے
ساتھ معذرت پیش کی ابن شہاب کی روایت ہے
کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے اُنسے شکایت کی
اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ
زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا خدا نخواستہ
تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا
ہوتی اسپر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی
غلام کو میرا باپ بتا دیتے تو میں یقین کیساتھ مان لیتا بخاری
شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء
اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا
میرا باپ کون ہے کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے
وہ کہاں ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی مسلم شریف کی
حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں
حج فرض ہونے کا بیان فرمایا اسپر ایک شخص نے کہا کیا
ہر سال فرض ہے حضور نے سکوت فرمایا سائل نے سوال کی
تکرار کی تو ارشاد فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اُسکے درپے
نہ ہو اگر میں ہاں کہدیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا اور
تم نہ کرسکتے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مفوض
ہیں جو فرض فرما دیں وہ فرض ہو جائے نہ فرمائیں نہ ہو۔
ف۶ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس امر کی شرع میں
ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ
کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں
حلال فرمایا حرام وہ ہے جسکو اس نے اپنی کتاب میں حرام
فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف تو کلفت میں نہ پڑو
(خازن) ف۷ اپنے انبیاء سے اور بے ضرورت سوال کیے
حضرات انبیاء نے احکام بیان فرما دیے تو بجا نہ لاسکے
ف۸ زمانہ جاہلیت میں کفار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی
پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اسکے نر ہوتا اُسکا کان
چیر دیتے پھر نہ اسپر سواری کرتے نہ اسکو ذبح کرتے نہ اسے
پانی اور چارے سے روکتے اُسکو بحیرہ کہتے اور جب
سفر پیش ہوتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر
سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہو جاؤں تو میری

اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ

ف۱ اور اللہ بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں مگر حکم پہونچانا ف۲ اور

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي

اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ف۳ تم فرمادو کہ

الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

گندہ اور ستھرا برابر نہیں ف۴ اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو

يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ اے ایمان والو

لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا

ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کیجائیں تو تمہیں بری لگیں ف۵ اور اگر انہیں

عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ

اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف کرچکا ہے ف۶ اور اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا

بخشنے والا علم والا ہے تم سے اگلی ایک قوم نے انہیں پوچھا ف۷ پھر اُن سے منکر ہو بیٹھے

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ

اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ

وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

اور نہ حامی ف۸ ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں ف۹

وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ

اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں ف۱۰ اور جب اُن سے کہا جائے آؤ اس طرف جو اللہ نے اُتارا

اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

اور رسول کی طرف ف۱۱ کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا

اونٹنی سائبہ (بجار) ہے اور اس سے بھی نفع اٹھانا بحیرہ کی طرح حرام جانتے اور اُسکو آزاد چھوڑ دیتے اور بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اُسکو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں
چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اُسکو وصیلہ کہتے اور جب نر اونٹ سے دس گیابہ حاصل ہو جاتے تو اُسکو چھوڑ دیتے نہ اسپر سواری کرتے نہ اُس سے کام لیتے نہ
اُسکو چارے پانی پر سے روکتے اُسکو حامی کہتے (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بحیرہ وہ ہے جسکا دودھ بتوں کیلئے روکتے تھے کوئی اس جانور کا دودھ نہ دوہتا اور سائبہ وہ جسکو اپنے بتوں کے لیے
چھوڑ دیتے کوئی اس سے کام نہ لیتا یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے عہد اسلام تک چلی آرہی تھیں۔ اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا ف۹ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا۔ اس کی طرف اس کی نسبت غلط
ہے۔ ف۱۰ جو اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں۔ اتنا شعور نہیں رکھتے کہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام نہ کی اس کو (بقیہ ۱۴۹ پر)

ع ۱۳ / ۴

منزل ۲

(بقیہ از صفحہ ۱۴۸) کوئی حرام نہیں کر سکتا ف۱۱ یعنی حکم خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کرو اور سمجھ لو کہ یہ چیزیں حرام نہیں۔

ف۱ یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست ہوتا کہ وہ علم رکھتے اور سیدھی راہ پر ہوتے ف۲ مسلمان کفار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور اُنھیں رنج ہوتا تھا کہ کفار عناد میں مبتلا ہو کر دولت اسلام سے محروم رہے اللہ تعالیٰ نے اُنکی تسلی فرمادی کہ اسمیں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فرض ادا کر کے تم بری الذمہ ہو چکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اس آیت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وجوب کی بہت تاکید کی ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے نیکیوں کی رغبت دلائے بدیوں سے روکے (خازن) ف۳ شانِ نزول مہاجرین میں سے بدیل جو حضرت عمرو بن عاص کے موالی میں سے تھے بقصد تجارت ملک شام کی طرف دو نصرانیوں کے ساتھ روانہ ہوئے انمیں سے ایک کا نام تمیم بن اوس داری تھا اور دوسرے کا عدی بن بداء شام پہونچتے ہی بدیل بیمار ہو گئے اور اُنھوں نے اپنے تمام سامان کی ایک فہرست لکھکر سامان میں ڈالدی اور ہمراہیوں کو اسکی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بدیل نے تمیم و عدی دونوں کو وصیت کی کہ انکا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہونچکر اُنکے اہل کو دیدیں اور بدیل کی وفات ہو گئی ان دونوں نے انکی موت کے بعد انکا سامان دیکھا اُسمیں ایک چاندی کا جام تھا جسپر سونے کا کام بنا تھا اسمیں تین سو مثقال چاندی تھی بدیل یہ جام بادشاہ کو نذر کرنیکے قصد سے لائے تھے اُنکی وفات کے بعد اُنکے ان دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کر دیا اور اپنے کام سے فارغ ہونیکے بعد جب یہ لوگ مدینہ طیبہ پہونچے تو اُنھوں نے بدیل کا سامان اُنکے گھر والوں کے سپرد کر دیا سامان کھولنے پر فہرست اُنکے ہاتھ آگئی جسمیں تمام متاع کی تفصیل تھی سامان کو اسکے مطابق کیا تو جام نہ پایا اب وہ تمیم اور عدی کے پاس پہونچے اور اُنھوں نے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے کچھ سامان بیچا بھی تھا اُنھوں نے کہا نہیں کہا کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا اُنھوں نے کہا نہیں پھر دریافت کیا بدیل بہت عرصہ بیمار رہے اور اُنھوں نے علاج میں کچھ خرچ کیا اُنھوں نے کہا نہیں وہ تو شہر پہونچتے ہی بیمار ہو گئے اور جلد ہی انکا انتقال ہو گیا اسپر اُن لوگوں نے کہا کہ اُنکے سامان میں ایک فہرست ملی ہے اُس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جسمیں تین سو مثقال چاندی ہے یہ بھی لکھا ہے تمیم و عدی نے کہا ہمیں نہیں معلوم ہمیں تو جو وصیت کی تھی اُسکے مطابق سامان ہم نے تمہیں دیدیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا تمیم و عدی وہاں بھی انکار پر جمے رہے اور قسم کھائی اسپر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں پکڑا گیا جس شخص کے پاس تھا اُس نے کہا کہ میں نے یہ جام تمیم و عدی سے خریدا ہے مالک جام کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ ہماری شہادت انکی شہادت سے زیادہ احق ہے یہ جام ہمارے مورث کا ہے اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی (ترمذی) ف۴ یعنی موت کا وقت قریب آئے زندگی کی امید نہ رہے موت کے آثار و علامات ظاہر ہوں ف۵ اس نماز سے نماز عصر مراد ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت ہوتا ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز ظہر یا عصر کیونکہ اہل حجاز مقدمات اسی وقت کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھکر عدی و تمیم کو بلایا ان دونوں کو منبر شریف کے پاس قسمیں دیں اُن دونوں نے قسمیں کھائیں اُسکے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام پکڑا گیا تو جس شخص کے پاس تھا اُس نے کہا میں نے تمیم و عدی سے

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾ يَا أَيُّهَا

کیا اگرچہ اُن کے باپ دادا نہ کچھ جانیں نہ راہ پر ہوں ف۱ اے

الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ

ایمان والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو ف۲

إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾

تم سب کی رجوع اللہ ہی کیطرف ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

اے ایمان والو ف۳ تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے ف۴

حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ

وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم

ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ

ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے ان دونوں کو نماز کے بعد

الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا

روکو ف۵ وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ف۶ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدینگے ف۷

قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ﴿١٠٦﴾ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ

اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ

أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ

کسی گناہ کے سزاوار ہوئے ف۸ تو اُن کی جگہ دو اور کھڑے ہوں اُن میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے انکا حق لیکر

عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا

اُنکو نقصان پہونچایا ف۹ جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے اُن دو کی گواہی سے

اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٧﴾ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ

اور ہم حد سے نہ بڑھے ف۱۰ ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہیے ادا کریں

عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ

یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کر دی جائیں اُن کی قسموں کے بعد ف۱۱ اور اللہ سے ڈرو

منزل ۲

خریدا ہے (مدارک) ف۶ اُنکی امانت و دیانت میں اور وہ یہ کہیں کہ ف۷ یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کرینگے ف۸ خیانت کی یا جھوٹ وغیرہ کے ف۹ اور وہ میت کے اہل و اقارب ہیں ف۱۰ چنانچہ بدیل کے واقعہ میں جب اُنکے دونوں ہمراہیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو بدیل کے ورثاء میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور اُنھوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے ف۱۱ حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ عدی و تمیم کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیائے میت کی قسمیں لی گئیں یہ اس لیے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق لیں اور شہادتوں میں راہِ حق و صواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی و رسوائی ہے فائدہ مدعی پر قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہما نے دعویٰ کیا کہ اُنھوں نے میت سے خرید لیا تھا اب انکی حیثیت مدعی کی ہو گئی اور انکے پاس اسکا کوئی ثبوت نہ تھا لہذا اُنکے خلاف اولیائے میت کی قسم لی گئی۔

وَاسْمَعُوا ۗ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ

اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو

فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

ف۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا ف۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بیشک تو ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ ۘ

ف۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر ف۴

اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ تُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَہْدِ وَکَہْلًا ۚ وَاِذْ

جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی ف۵ تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں ف۶ اور پکی عمر ہو کر ف۷ اور

عَلَّمْتُکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ

جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت ف۸ اور توریت اور انجیل اور جب تو

مِنَ الطِّیْنِ کَہَیْـَٔۃِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْہَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ

مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتی

وَتُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ ۚ وَ

ف۹ اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا ف۱۰ اور

اِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْکَ اِذْ جِئْتَہُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ

جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا ف۱۱ جب تو اُن کے پاس روشن نشانیاں لیکر آیا تو اُن میں کے

الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْہُمْ اِنْ ہٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَیْتُ

کافر بولے کہ یہ ف۱۲ تو نہیں مگر کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں

اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْہَدْ بِاَنَّنَا

ف۱۳ کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ف۱۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ

مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ہَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ

کہ ہم مسلمان ہیں ف۱۵ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا کرے گا

اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ

کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتارے ف۱۶ کہا اللہ سے ڈرو اگر

ع ۱۵ / ۸ — وقف لازم — منزل ۲

ف۱ یعنی روز قیامت ف۲ یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان کی دعوت دی تو انھوں نے تمہیں کیا جواب دیا اس سوال میں منکرین کی توبیخ ہے ف۳ انبیاء کا یہ جواب ان کے کمال ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلا نظر میں نہ لائیں گے اور قابل ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرمادیں گے ف۴ کہ میں نے انکو پاک کیا اور جہان کی عورتوں پر اُن کو فضیلت دی ف۵ یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں انکی مدد کرتے ف۶ صغر سنی میں اور یہ معجزہ ہے ف۷ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت (پختہ عمر) کا وقت آنے سے پہلے آپ اُٹھا لیے گئے نزول کے وقت آپ تینتیس سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہونگے اور بمصداق اس آیت کے کلام کریں گے اور جو پالنے میں فرمایا تھا انی عبداللہ وہی فرمائیں گے (جمل)

ف۸ یعنی اسرار علوم

ف۹ یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا۔

ف۱۰ اندھے اور سفید داغ والے کو بینا اور تندرست کرنا اور مردوں کو قبروں سے زندہ کرکے نکالنا یہ سب باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں۔

ف۱۱ یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنھوں نے حضرت کے معجزات باہرات دیکھکر آپ کے قتل کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اُٹھالیا اور یہود نامراد رہ گئے۔

ف۱۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

ف۱۳ حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اور آپ کے مخصوصین ہیں۔

ف۱۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

ف۱۵ ظاہر اور باطن میں مخلص و مطیع

ف۱۶ معنی یہ ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ

ایمان رکھتے ہو ف۱ بولے ہم چاہتے ہیں ف۲ کہ اسمیں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ف۳ اور ہم آنکھوں

اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِیْسَى

دیکھ لیں کہ آپنے ہم سے سچ فرمایا ف۴ اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں ف۵ عیسیٰ

ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا

بن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لیے

عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿١١٤﴾

عید ہو ف۶ ہمارے اگلوں پچھلوں کی ف۷ اور تیری طرف سے نشانی ف۸ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ

اللہ نے فرمایا کہ میں اسے تم پر اُتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ف۹ تو بیشک میں اُسے وہ عذاب دونگا

عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١١٥﴾ ع وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ

کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کرونگا ف۱۰ اور جب اللہ فرمائے گا ف۱۱ اے مریم کے بیٹے

مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ

عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہدیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ کے سوا ف۱۲

اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ

عرض کرے گا پاکی ہے تجھے ف۱۳ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہونچتی ف۱۴ اگر میں نے

كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ

ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے

نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ

علم میں ہے بیشک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا ف۱۵ میں نے تو اُن سے نہ کہا مگر وہی جو تو نے

بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ

مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں اُن پر مطلع تھا جبتک میں اُن میں رہا

فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ

پھر جب تو نے مجھے اُٹھا لیا ف۱۶ تو تو ہی اُن پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز

ف۱ اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ یہ مراد حاصل ہو بعض مفسرین نے کہا معنیٰ یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرالا سوال کرنے میں اللہ سے ڈرو یا یہ معنیٰ ہیں کہ اس کی کمال قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردد نہ کرو حواری مؤمن عارف اور قدرت الٰہیہ کے معترف تھے اُنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ف۲ حصول برکت کے لیے ف۳ اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرت الٰہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اسکو پختہ کرلیں۔ ف۴ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں ف۵ اپنے بعد والوں کے لیے حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُنھیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہوجاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کروگے قبول ہوگی اُنھوں نے روزے رکھکر خوان اُترنے کی دعا کی اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام نے غسل فرمایا اور موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سرِ مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جسکا اگلی آیت میں ذکر ہے ف۶ یعنی ہم اُسکے نزول کے دن کو عید بنائیں اُسکی تعظیم کریں خوشیاں منائیں تیری عبادت کریں شکر بجالائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اُس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا عبادتیں کرنا شکر الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھکر شکر الٰہی بجالانا اور اظہار فرح اور سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے ف۷ جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں اُنکی اور جو ہمارے بعد آئیں اُنکی ف۸ تیری قدرت کی اور میری نبوت کی ف۹ یعنی خوان نازل ہونے کے بعد ف۱۰ چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اُس کے بعد جنھوں نے اُن میں سے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنادیے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہوگئے ف۱۱ روز قیامت عیسائیوں کی توبیخ کے لیے ف۱۲ اس خطاب کو سنکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانپ جائینگے اور ف۱۳ جملہ نقائص و عیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہوسکے ف۱۴ یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہوسکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا ف۱۵ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اسکو تفویض کردینا اور عظمت الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان ادب ہے ف۱۶ تَوَفَّیْتَنِیْ کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اول تو لفظ توفی موت کے لیے خاص نہیں کسی شے کے پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا دوم جب یہ سوال و جواب روز قیامت کا ہے تو اگر لفظ (توفی) موت کے معنیٰ میں بھی فرض کرلیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام کی موت قبل نزول اس سے ثابت نہ ہوسکے گی۔

ع ۱۵ الربع ۷ ۵

منزل ۲

شَيۡءٖ شَهِيدٌ ١١٧ إِن تُعَذِّبۡهُمۡ فَإِنَّهُمۡ عِبَادُكَۖ وَإِن تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَإِنَّكَ

تیرے سامنے حاضر ہے ف۱ اگر تو انھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخشدے تو بیشک

أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ١١٨ قَالَ ٱللَّهُ هَٰذَا يَوۡمُ يَنفَعُ ٱلصَّٰدِقِينَ

تو ہی ہے غالب حکمت والا ف۲ اللہ نے فرمایا کہ یہ ف۳ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ف۴

صِدۡقُهُمۡۚ لَهُمۡ جَنَّٰتٞ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ

اُنکا سچ کام آئے گا اُنکے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے

أَبَدٗاۖ رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُواْ عَنۡهُۚ ذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ١١٩ لِلَّهِ

اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی اللہ ہی

مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا فِيهِنَّۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرُۢ ١٢٠

کے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ف۵

ف۱ اور میرا اُنکا کسی کا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں ف۲ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہے کہ قوم میں بعض لوگ کفر پر مصر رہے بعض مشرف ایمان سے مشرف ہوئے اس لیے آپ کی بارگاہ الٰہی میں یہ عرض ہے کہ ان میں سے جو کفر پر قائم رہے اُنپر تو عذاب فرمائے تو بالکل حق وبجا اور عدل وانصاف ہے کیونکہ اُنھوں نے حجت تمام ہونیکے بعد کفر اختیار کیا اور جو ایمان لائے اُنھیں تو بخشے تو تیرا فضل وکرم ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے ف۳ روز قیامت ف۴ جو دنیا میں سچائی پر رہے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ف۵ صادق کو ثواب دینے پر بھی اور کاذب کو عذاب فرمانے پر بھی مسئلہ قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ واجبات ومحالات سے تو معنیٰ آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے (جمل) مسئلہ کذب وغیرہ عیوب وقبائح اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کے لیے محال ہیں اُنکو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط وباطل ہے

ع ۱۶ ۵ ۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری (اونٹنی) پر سوار تھے اسی حال میں سورۂ مائدہ نازل ہوئی اونٹنی آپ کا بوجھ برداشت نہ کرسکی چناں چہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے اتر گئے۔ (درمنثور ص: ۲۵۲، ج:۲، امام احمد)

امام احمد، عبدبن حمید، ابن جریر، محمد بن نصر، طبرانی، ابونعیم، دلائل اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء کی لگام تھامے ہوئے تھی کہ اسی وقت پوری سورۂ مائدہ نازل ہوئی اس سورہ کے بوجھ سے اونٹنی کا کاندھا ٹوٹا جارہا تھا۔ (درمنثور، ج:۲، ص:۲۵۲ امام احمد ایضًا)

کلام الٰہی کے وزن کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا قرآن خود ناطق ہے۔

إِنَّا سَنُلۡقِي عَلَيۡكَ قَوۡلٗا ثَقِيلًا ٥ (سورہ مزمل:۷۳،آیت:۵)

ہم آپ پر عن قریب وزنی بات اتاریں گے۔

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور